Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

الفضل المصلح

فی پرچہ ا

۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۳ فتح ۱۳۳۲ھش - ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۵۳ | نمبر ۲۲۰

پاکستان کے طلباء کو صحیح بنیادوں پر غور و خوض کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے

پنجاب یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد کی تقریب پر مشتاق احمد گورمانی کی تقریر

لاہور ۲۲ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر ایڈریس پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ملک کی یونیورسٹیاں قوم کے دماغی خزانہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قوم کے افکار اور معاشرت کو صحیح اسلامی اصولوں کے سانچے میں ڈھالنے کا جو اہم کام ہمیں درپیش ہے۔ اس میں ہماری یونیورسٹیوں نے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ آپ نے طلباء کو نصیحت کی کہ انہیں غور و خوض کرنے اور اسلامی تعلیمات کو صحیح روح کے ساتھ سمجھنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔

یونیورسٹی کی طرف سے اس موقعہ پر آپ کو اور ایران کے وزیر ملکت آقائے علی اصغر حکمت کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔

اس تقریب پر صدارت کے فرائض یونیورسٹی کے چانسلر میاں امین الدین گورنر پنجاب نے ادا کئے۔

جلسہ سالانہ پر ریلوے کی طرف سے سپیشل گاڑیوں کا انتظام

مکرم ناظم صاحب استقبال جلسہ سالانہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خاطر ریلوے کی طرف سے ۲۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کو مندرجہ ذیل سپیشل گاڑیاں چلائی جائیں گی

لاہور سے روانگی	ربوہ پہنچ آمد
۱۴-۳۰	۲۰-۰۰

سیالکوٹ سے روانگی	ربوہ پہنچ آمد
۹-۱۵ براستہ وزیرآباد چک جھمرہ	۱۹-۲۵

۲۴ دسمبر ۱۹۵۳ء سے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۳ء تک لائل پور سے سرگودھا ہر روز دو ڈبل گاڑیاں چلائی جائیں گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۰ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۲۲ دسمبر۔ آج صبح پھر پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں کراچی کی صوبائی مسلم لیگ کے معاملات پر غور کیا گیا۔ مجلس عاملہ نے ان آٹھ ممبروں کے وضاحتی بیان پر بھی غور کیا جنہیں حال ہی میں لیگ کی رکنیت سے خارج کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ دسمبر۔ بھارت پارلیمنٹ میں آج حکومت کی طرف سے ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کے تحت مقدمہ چلائے بغیر نظر بند کرنے کے قانون میں مزید ایک سال کی توسیع کی جائیگی۔ وزیر داخلہ نے اس موقعہ پر بتایا کہ اس وقت ۱۷۷ اشخاص

صدر آئزن ہاور کی تجویز کے متعلق روس کی طرف سے مغربی طاقتوں سے

گفت و شنید کرنے پر آمادگی کا اظہار

ماسکو ۲۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے ایٹمی ہتھیاروں کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی تجویز کے سلسلہ میں مغربی طاقتوں کے ساتھ مزید گفت و شنید کرنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے یہ تجویز ۸ دسمبر کو صدر آئزن ہاور نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنی اختتامی تقریر میں پیش کی تھی۔

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی وزیر خارجہ نے روس کی طرف سے ایک مراسلہ اس تجویز کے سلسلے میں کل صبح ماسکو میں مقیم امریکی سفیر کے حوالے کردیا ہے۔ اس مراسلہ میں مغربی طاقتوں کے ساتھ بات چیت شروع کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے روس نے امریکہ سے اس تجویز کی مزید تفصیل اور وضاحت بھی طلب کی ہے۔ مراسلہ میں ایٹم، ہائیڈروجن بم اور دیگر تباہ کن ہتھیاروں کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی ضرورت اور اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں ایک بین الاقوامی معاہدہ عمل میں آنا چاہیئے۔ اور یہ معاہدہ طے کرنے کے لئے پانچ طاقتوں کی ایک کانفرنس ہونی چاہیئے۔ مراسلہ میں اس امر پر بھی زور دیا گیا ہے کہ پانچ طاقتوں کی مجوزہ کانفرنس میں کمیونسٹ چین کی شرکت لازمی سمجھی جائے۔ بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکی وزیر خارجہ نے روس کے مراسلہ کو حوصلہ افزا قرار دیا ہے۔

پاکستان اور ایران کے درمیان نہایت گہرے تعلقات ہیں

ایرانی تیل کو قومی ملکیت قرار دینے کا مطالبہ منوانے میں لیاقت علی خاں مرحوم نے اہم حصہ لیا تھا

تہران میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

تہران ۲۲ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جو حکومت ایران کی دعوت پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں آج اخباری نمائندوں سے ملاقات کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان گہرے سیاسی، ثقافتی اور تہذیبی تعلقات ہیں۔

آپ نے فرمایا انہیں گہرے تعلقات کا یہ نتیجہ تھا کہ ایرانی تیل کو قومی ملکیت قرار دینے کا مطالبہ برطانیہ سے تسلیم کرانے میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں مرحوم نے اہم حصہ لیا تھا۔ وزیر خارجہ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور ایران میں سفارتی تعلقات پھر استوار ہو گئے ہیں۔

تیل کی عالمی پیداوار میں زبردست اضافہ

لندن (بذریعہ ریڈیو) لنڈن کے پٹرولیم کمپنی کے ادارہ اطلاعات نے جو اعداد و شمار حال ہی میں شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال دنیا میں تیل کی مجموعی پیداوار ۶۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس سے پیداوار کا نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے۔ اس مجموعی پیداوار میں گیسولین بھی شامل ہے ویسے گذشتہ سال کی تیل کی پیداوار ۶۴ کروڑ ٹن تھی۔ اعداد و شمار سے یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ اس مرتبہ بھی اس مجموعی پیداوار کا آدھا حصہ امریکہ میں ہوا۔ خیال ہے کہ امریکہ کی تیل کی پیداوار آئندہ ۳۴ کروڑ ٹن سے بھی تجاوز کر جائے گی۔ دنیا میں تیل کی صورت حال کی ۴۴

۴۴ ایک خاص چیز یہ ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے تیل بہت کافی مقدار میں برآمد ہوا۔ اور خیال ہے کہ یہ مقدار ۱۱ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن تک پہنچ جائے گی۔ گذشتہ سال یہ مقدار ۱۰½ کروڑ ٹن تھی۔

وزیر اعظم سے فیروز خان نون کی دو گھنٹہ گفتگو

کراچی ۲۱ دسمبر۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون نے آج صبح وزیر اعظم محمد علی سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اور پنجاب کی سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیالات کی۔

ڈاکٹر مصدق کو تین سال قید تنہائی کی سزا دے دی گئی

ان کی ملکی خدمات اور بڑھاپے کی وجہ سے یہ نرم سزا دی گئی ہے

تہران ۲۲ دسمبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق پر فوجی عدالت میں جو مقدمہ دائر تھا۔ آج اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ڈاکٹر مصدق کو عدالت نے تین سال قید تنہائی کی سزا دی ہے۔ ان پر شاہ ایران کو تخت چھوڑنے پر مجبور کرنے اور ملکی آئین کی خلاف ورزی کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے۔ ان کے بڑھاپے اور ان کی ملکی خدمات کو پیش نظر رکھنے کی وجہ سے انہیں یہ انتہائی نرم سزا دی گئی ہے۔ ڈاکٹر مصدق کی حکومت کے چیف آف سٹاف جنرل ریاحی کو بھی تین سال قید تنہائی کی سزا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ انہیں ان کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۳ر فتح ۱۳۳۱ھ

امریکی امداد

پاکستان حکومت نے اپنے دہلی ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھارتی حکومت کو حکومت پاکستان کی طرف سے ایک احتجاجی نوٹ پیش کرے کہ بھارت کی کانگرسی پارٹی جو اس وقت وہاں برسراقتدار ہے۔ پاکستان کے خلاف بھارت کی عوامی رائے کو پاکستان کی امریکی امداد کے متعلق اکسا رہی ہے۔ حکومت پاکستان کانگرس کے اس رویہ کے خلاف سخت رنج کا اظہار کرتی ہے۔

پاکستان حکومت کے ذمہ دار عہدہ داروں کی طرف سے ایک سے زیادہ بار اس امر کا پر زور اعلان ہو چکا ہے کہ امریکی فوجی امداد سے پاکستان کی غرض صرف اپنے ملک کو فوجی لحاظ سے مضبوط بنانا اور اسکی دفاعی قوت میں اضافہ کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نہ صرف پاکستان کے گورنر جنرل وزیر اعظم بلکہ وزیر خارجہ نے بھی اس امر کی وضاحت نہایت بین الفاظ میں کر دی ہے۔ چنانچہ ابھی حال میں ایران آتے ہوئے ہی وزیر خارجہ نے فرمایا ہے کہ امریکی فوجی امداد کا مطلب امریکہ سے کوئی ایسا پیکٹ نہیں ہے جس سے ملک پر اپنی مضبوطی اور حفاظت کے سوا کوئی اور ذمہ داری عائد ہوتی ہو۔ پھر یہ امر سمجھ میں نہیں آتا کہ بھارت کو اس امر پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اسے چاہیئے تھا کہ اس پر خوشی کا اظہار کرتا۔ کیونکہ پاکستان فوجی لحاظ سے جتنا مضبوط ہوگا۔ بھارت کے اپنے مفاد کے لئے اتنا ہی اہم ہے۔ اگر پاکستان کے دونوں حصے جو بھارت کے مشرق و مغرب میں واقع ہیں فوجی لحاظ سے مضبوط ہوں تو بھارت کو بغیر دفاع پر زیادہ خرچ کئے دونوں اطراف حصن کا کام دے سکتی ہیں۔ اور اس کی دونوں سرحدیں مضبوط ہو جاتی ہیں

اگر بھارت کی نیت پاکستان کے متعلق بخیر ہے۔ اور وہ اس سے خوشگوار اور دوستانہ تعلقات کو واقعی اہمیت دیتا ہے۔ تو جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے پاکستان کی فوجی مضبوطی اس کے لئے باعث اطمینان ہونی چاہیئے۔ نہ کہ الٹا اسکو پاکستان کے خلاف اعتراض ہونا چاہیئے۔ اور پاکستان کے نوٹ میں جو اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بھارت کی ایسی حرکات پاکستان کے اندرونی معاملات میں خواہ مخواہ کی دخل اندازی کے مترادف ہیں۔ اور پاکستان اس کی ایسی حرکات کو محض ایک تماشائی کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتا۔ ہمارے خیال میں جائز انتباہ ہے۔ اور ہماری دلی خواہش ہے کہ بھارت اس موقعہ کو اپنے اور پاکستان کے درمیان خلیج کو مزید وسیع کرنے کا ذریعہ نہ بنائے گا بلکہ ان تفرقات کو جو ان کے درمیان پہلے موجود ہیں باحسن طریق ختم کرنے کے لئے جلد از جلد اقدام کرے گا اور اس موقعہ کو دونوں ملکوں کے مفاد کے پیش نظر کسی بدگمانی کی وجہ بنا کر ایسی حرکات نہیں کرے گا جس سے دونوں ملکوں کا امن برباد ہونے کا خطرہ لاحق ہو جائے:

اس ضمن میں پاکستان کے وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ بھارت کا پاکستان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ بھارت پر حملہ کرے گا پاکستان کے لئے باعث فخر ہے۔ دراصل اس مضحکہ خیز صورت حال کا بیان ہے جو بھارت نے بلاوجہ اس موقعہ پر اختیار کی ہے۔ اور اتنا بڑا ملک ہوتے ہوئے پاکستان جیسے ایک چھوٹے سے ملک سے یہی اپنی خوفزدگی کا اظہار کر رہا ہے۔

جیسا کہ مسٹر غضنفر علی نے بھارت حکومت کو لکھا ہے کہ اسے چاہیئے کہ پاکستان کے خلاف جو غلط فہمیاں پھیلانے کا سلسلہ بھارت کے بڑے بڑے کانگرسی لیڈروں کے ایماء پر جاری ہوا ہے۔ اسے بند کرنے کے فوری اقدامات عمل میں لائے۔ ہمیں امید ہے کہ بھارت کے ذمہ دار راہنما جو اس کی حکومت کو چلا رہے ہیں۔ بھارت اور پاکستان دونوں کے مفاد کے پیش نظر اس سلسلے کو جلد از جلد روک دیں گے اور اس تباہ کن رجحان کو ملک میں بڑھنے نہیں دیں گے۔ اور کسی بیرونی مفاد پرست اثر کے ماتحت اپنے قریب ترین ہمسایہ ملک کے ساتھ تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانے کے لئے ان تمام تنازعات کو بھی جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے جو پاکستان اور اس کے درمیان پہلے موجود ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق
احباب کثرت سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوں:

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کا پروگرام

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں

(۲) جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ وہ اس تعداد کے مدنظر ہے جو گزشتہ سال ۱۹۵۲ء میں ملاقات کرنے والوں کی تھی۔ افراد کی کمی بیشی کے ساتھ وقت کی کمی بیشی ہوتی رہے گی۔

(۳) جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ اس کو ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۳ء کو وقت مل سکے گا یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) وقت مقررہ کی پابندی (جو وقت ترتیب دیتے وقت بس بتا دیا جائے گا) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر آپ تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

(۵) ملاقات صبح ۸ بجے اور شام ۷ بجے شروع ہوا کرے گی

(۶) حضور کی طبیعت آجکل ناساز ہے۔ اس لئے حضور کی طبیعت کی خرابی کے سبب اگر کوئی تبدیلی کرنی پڑی۔ تو اس کا اعلان کر دیا جائے گا جماعتیں مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

نام جماعت	وقت
۲۶ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعت ہائے لاہور شہر و ضلع	۲۵ منٹ
۲۶ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعت ہائے صوبہ سرحد	۵۰ "
" گجرات شہر و ضلع	۵۰ "
" کیمبل داٹک	۸ "
" شیخوپورہ	۴۰ "
۲۷ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعت ہائے ملتان شہر و ضلع	۲۵ "
" آزاد کشمیر	۱۰ "
" صوبہ سندھ	۲۵ "
۲۷ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعت ہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۱ گھنٹہ ۳۰ منٹ
بیعت	۲۰ منٹ
جماعت ہائے کوئٹہ بلوچستان / ریاست بہاولپور	۲۰ "
۲۸ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعت ہائے مظفرگڑھ شہر و ضلع	۲۰ منٹ

نام جماعت	وقت
جماعت ہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۴۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
" جہلم شہر و ضلع	۲۵ "
۲۸ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعت ہائے لائلپور شہر و ضلع	۱ گھنٹہ ۳۰ منٹ
بیعت	۱۰ منٹ
جماعت ہائے کراچی	۴۰ "
" سرگودہا شہر و ضلع	۵۰ "
۲۹ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعت ہائے جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
بیعت	۱۲ "
جماعت ہائے میانوالی شہر و ضلع	۳[illegible] "
" گوجرانوالہ "	۴۰ "
" منٹگمری "	۴۰ "
ایسٹ پاکستان	۵ "
ہندوستان	۵ "
بیرونی ممالک	۵ "

ضرورت مند احباب کیلئے

Training & Appointmant as Engineering Supervisors in the Pakistan posts and Telegraphs Departmant

امتحان لاہور اور دیگر سنٹرز میں یکم فروری ۱۹۵۴ء کو شروع ہوگا۔ مضامین انگریزی جغرافیہ فزکس کیمسٹری عملی ریاضی۔ میکینکس۔ درخواست ۱۲/۵۳ ۳۱ تک صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو پہنچنی لازم ہیں۔ شرائط عمر ۱/۱/۵۴ کو ۱۷ و ۲۴ سال کے درمیان سائنس ریاضی اور فزکس والا انٹرمیڈیٹ نیز انجینیئرنگ کا ڈپلومہ رکھتا ہو۔

(سول لاہور ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۳ء)

ناظر تعلیم و تربیت

کرسمس کے موقعہ پر آسمانی بادشاہت کا پیغام

مُبارک ہو کہ آنے والا مسیح آگیا

عبد القادر صاحب رضا از لائلپور

میرے پیارے مسیحی بھائیو! آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں آپ اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں۔ اس نیک اقدام میں آپ کو منجملہ دوسرے شواہد کے حضرت مسیح ناصری کی وہ قدیم تصویر بھی مدد دیگی۔ جو کہ روم کے مقدس پیطرس کے گرجا میں رکھی ہوئی ہے۔ یہ تصویر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں شائع ہو چکی ہے۔ تصویر کے نیچے یہ نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ یقینی طور پر یہ تصویر دوسری صدی مسیحی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ایک مقدس ورثہ کے طور پر عیسائی دنیا میں چلی آتی ہے۔ یہ تصویر یہی بتاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر نہیں گئے۔ کیونکہ اس تصویر میں ایک وفات یافتہ نہایت معمر انسان کے نقوش پیش کئے گئے ہیں۔ جس کی آنکھیں بند ہیں۔ اور زندگی کے آثار ناپید۔ گویا اس تصویر سے تعلق رکھنے والے دوسری صدی کے مسیحی یہ تسلیم کرتے تھے۔ کہ آپ پر جوانی کے بعد بڑھاپا آیا۔ اور بہت بوڑھے ہو کر آپ اس عالم مادی سے آنکھیں بند کر کے خداوند باپ کے پاس روحانی عالم میں پہنچے۔

یہ تصویر کتاب مقدس کی ان پیشگوئیوں کی تصدیق بھی کرتی ہے۔ جو کہ عیسائی بھائیوں کے نزدیک حضرت مسیح ناصری کے متعلق پہلے صحیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یسعیاہ نبی کی یہ پیشگوئی کہ "وہ غار میں نہ مرے گا۔ اور اس کی روٹی کم نہ ہوگی۔" یسعیاہ $\frac{51}{14}$

"وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اور اسکی عمر دراز ہوگی۔ اور خدا کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ بر آئیگی۔" یسعیاہ $\frac{53}{10}$۔

اسی طرح محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمودہ کی بھی اسی تصویر سے تصدیق ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حادثہ صلیب سے بچکر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں مشرقی ممالک کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ہندوستان کی قدیم تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کو فلسطین کے لوگوں نے جب ستایا تو آپ ہجرت کر کے ہندوستان میں آگئے۔ ہندوؤں کی مقدس اور نہایت قدیم پستکوں میں پران بھی شامل ہیں۔ یہ تعداد میں اٹھارہ ہیں۔ ان میں سے ایک پران بھوشش پران کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر بایں الفاظ ہوا ہے:-

"ایک دن راجہ شالباہن ہمالیہ کے ایک ملک میں گیا۔ وہاں اس نے ساکا دغیر ملکی لوگوں) کے ایک راجہ کو (سرینگر کے قریب۔ ناقل) دین مقام پر دیکھا وہ خوبصورت رنگ کا تھا اور سفید کپڑوں میں ملبوس تھا۔ شالباہن نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ "یوساشافت" (یعنی یوز آسف) ہے۔ اور کنواری کے بطن سے پیدا ہوا (راجہ شالباہن کے حیران ہونے پر) اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور میں مذہب کو پاک وصاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ آپ کونسا مذہب رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ اے راجہ جب صداقت معدوم ہو گئی۔ اور ملیچھوں کے ملک میں حدود قائم نہ رہیں۔ میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ (جب) گنہگاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی تو ان کے ہاتھوں سے میں نے بھی تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اس سے (پھر) پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا مذہب محبت وصداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور اسی وجہ سے میرا نام عیسے مسیح رکھا گیا ہے۔" (بھوشیہ مہاپران صفحہ ۲۸۲ پرب ۳۱ ادھیائے ۲ شلوک ۹ تا ۳۱ مطبوعہ بمبئی ۱۹۱۰ء)

پیارے بھائیو جبکہ تاریخی حقائق اور آثار قدیمہ کی شہادتیں ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے آپ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان میں آگئے۔ کشمیر میں یوز آصف (یسوع آصف) کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس نام سے آپ کا مقبرہ بھی صدیوں سے سرینگر میں مرجع خلائق ہے۔ تو پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ انجیل میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا جو ذکر ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔ اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں ایلیا نبی کی آمد کے متعلق بائیبل کے عہد عتیق میں جو پیشگوئی ہے۔ اس پر غور کرنا چاہیئے۔

سلاطین کے صحیفہ میں صاف لکھا ہے کہ ایلیا نبی ایک بگولے کے ذریعہ آسمان پر چلا گیا۔ سلاطین ۲ $\frac{2}{11}$

(۲) ملاکی نبی (۴۰۰ قبل مسیح) خبر دیتے ہیں کہ ایلیا نبی خداوند کا دن آنے سے پیشتر تمہارے پاس بھیجا جائے گا۔

(۳) یشوع بن سیراخ (۲۰۰ قبل مسیح) اپنی کتاب میں جو کہ کیتھولک بائیبل میں شامل ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اور ایلیا نبی آگ کی مانند اٹھا اور اس کا کلام مشعل کی طرح روشن ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ اے ایلیا ۔ ۔ ۔ ۔ تو آگ کے بگولے میں آتشیں گھوڑوں کی گاڑی پر اوپر اٹھایا گیا۔ اور وقتوں میں حکم جاری کرنے کو اور تیزی سے پیشتر غضب کے تھمانے کو اور باپ کے دل کو بیٹے کی طرف پھیرنے کو اور یعقوب کے فرقوں کو بحال کرنے کو خداوند نے تجھے دفتر میں لکھا۔ مبارک ہے وہ جس نے تجھے دیکھا۔ اور جس نے تیری ملاقات کا فخر حاصل کیا۔

(یشوع بن سیراخ $\frac{48}{1 \text{ تا } 12}$)

(۴) مکابیوں ۱ $\frac{2}{58}$ (۱۰۰ قبل مسیح) ایلیا شریعت کی غیرت کے باعث آسمان کو اٹھایا گیا

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ یہودی ایلیا نبی کے آسمان پر جانے اور آسمان سے آنے کے قائل تھے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ مسیح کی آمد سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوئی۔ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) یوحنا نبی کی پیدائش سے قبل فرشتہ حضرت زکریا کو بایں الفاظ خوشخبری دیتا ہے کہ تیرا لڑکا "بہت سے بنی اسرائیل کو خداوند کی طرف جو ان کا خدا ہے پھیریگا اور وہ ایلیا کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا کہ باپ کے دل کو بیٹوں کی طرف اور نافرمانوں کو راستبازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف پھیرے۔ اور خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے (لوقا $\frac{1}{16 \text{ تا } 17}$)

گویا اس بشارت میں بتایا گیا ہے۔ ایلیا کی آمد ثانی کے متعلق کتاب مقدس کی جو پیشگوئی ہے وہ یوحنا نبی کی بعثت اور مشن کے ذریعہ بلفظہ پوری ہوگی

(۲) اب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا فیصلہ اس سلسلہ میں درج ذیل ہے۔ لکھا ہے۔

اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہہ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیا کا پہلے آنا ضرور ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ ایلیا آئے گا اور سب چیزیں بحال کرے گا (اگر یہ درست ہے ناقل) تو میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آچکا اور انہوں نے اسکو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا تب شاگرد سمجھ گئے کہ اس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔ (متی $\frac{17}{11 \text{ تا } 13}$ ترجمہ انجیل از چارلس کنٹلر توری)

پھر فرمایا چاہو تو مانو ایلیا جو آنے والا تھا یہی یوحنا ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے (متی $\frac{11}{14-15}$)

گویا آپ نے فیصلہ ہی کر دیا کہ ایلیا کی آمد سے مراد اس کی جسمانی آمد نہیں بلکہ روحانی آمد ہے۔ جو کہ یوحنا کے وجود میں ہو چکی۔ اس فیصلے کے بعد یہ نظریہ بھی قابل قبول ہے۔ کہ ایلیا کے آسمان پر جانے کا واقعہ دراصل ایک کشف تھا جسے سلاطین کی کتاب میں ظاہری الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ دیکھیں تفسیر بائیبل صفحہ ۲۴۷)

میرے مسیحی بھائیو بائیبل آسمانی کتاب ہے کے محاورں کو سمجھو آسمان پر جانے سے مراد روحانی بلندی یا روح کا آسمانی باپ کے پاس جانا ہے۔ اور آسمان سے آنے سے مراد آسمانی باپ کی طرف سے آنا (یوحنا $\frac{6}{28 \text{ و } 50}$ $\frac{3}{13}$) یا اس شخص کے مثیل کا پیدا ہونا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری اپنی آمد ثانی کے متعلق فرماتے ہیں

اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ (متی $\frac{23}{39}$)

آپ نے صاف بتا دیا کہ میرا نام لے کر ایک شخص آئے گا۔ اس کا آنا گویا میرا آنا ہوگا:

پیدا ہوگا۔ اور وہ مبارک زمانہ شروع ہوگا جس میں بگڑی ہوئی چیزیں بحال کی جائیں گی۔ اس نبی کی بعثت کے بعد آسمانی باپ اپنے ہاں سے مسیح موعود کو بھیجے گا۔ جو کہ آسمانی بادشاہت لے کر آئے گا۔ اور دنیا پژمردگی کے بعد تازگی کے دن دیکھے گی۔ گویا صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ اس نبی کی امت سے آئے گا۔ جس امت میں شامل ہونے کے لئے سب نبی لوگوں کو تاکید کرتے آئے۔ پھر یہ بھی غور کیجئے کہ جس طرح موسیٰ نبی کی امت بگڑنے پر چودھویں صدی میں حضرت مسیح ناصری ظاہر ہوئے تھے۔ اسی طرح آنے والے موعود پیغمبر کو موسیٰ کی مانند یعنی اس کا مثیل قرار دے کر یہ اشارہ کیا گیا کہ مثیل موسیٰ کے تیرہ سو سال بعد اسی کی امت میں سے مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

سو مبارک ہو خوشخبری ہو کہ حضرت مسیح ناصری کے بعد بنی اسرائیل کے بھائیوں بنی اسمٰعیل میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپؐ چونکہ موسیٰ کی مانند نبی تھے اس لئے آپ کی امت میں محمدی مسیح قادیان کی بستی سے ظاہر ہوئے۔ جو کہ دنیا کو گناہوں سے پاک اور صاف کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف لوگوں کو بلاتے اور آپؐ کی لائی ہوئی آسمانی بادشاہت کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ آپ احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں جس عظیم الشان پیغمبر نے پیدا ہونا تھا۔ وہ پیدا ہو چکا۔ اسی پیغمبر کی امت میں جس مسیح نے ظاہر ہونا تھا۔ وہ بھی ظاہر ہو چکا۔ اب آسمان کی طرف دیکھنا اور کسی اور کی راہ تکنا عبث ہے۔ مبارک ہیں وہ جو کہ حق کو قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔

اس وضاحت کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آنے والے مسیح نے عیسائیت میں جنم لینا ہے یا حضرت مسیح کے بعد آنے والے نبی کی امت سے ظاہر ہونا ہے۔ اس کے لئے مقدس پطرس کے مندرجہ ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں۔

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں، اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہے۔ یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ آسمان اس وقت تک اس کو لئے رہیں۔ جب تک کہ عظیم بحالی کا وہ زمانہ نہ آئے۔ جس کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا۔ کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کیں۔ ان سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے"۔

(اعمال ۳/۱۸ تا ۲۵ ترجمہ از جیمس مفٹ)

مقدس پطرس کے اس وعظ سے صاف ظاہر ہے کہ تورات۔ اور انبیاء کی پیشگوئی کے مطابق مسیح کی آمد ثانی سے پیشتر بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ کی مانند ایک عظیم الشان صاحب شریعت پیغمبر کی بعثت ضروری ہے جس کے لئے سب انبیاء بنی اسرائیل پیشگوئیاں کرتے آئے۔ کہ جب وہ پیغمبر صادق آجائے تو اسے قبول کرنا ورنہ تم سزا پاؤ گے۔ اور خدا کی برگزیدہ امت میں شامل نہ ہو سکو گے اس پیغمبر کی آمد سے عظیم الشان روحانی انقلاب

ایک نہایت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب ارشد (سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں اس طرح جو رقم جمع ہو۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو مجلس خدام الاحمدیہ حج کرایا کرے۔ اس طریق سے بہت سے لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں بھی وہ حصہ دار ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس تجویز پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ "فی الحال یہ تحریک کی جائے کہ جو شخص چھ سو روپیہ خود دے اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ حج کر کے آسکے"۔

پس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ" کے نام سے کھلوا رہا ہوں۔ جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اپنے ناموں سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے اس تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہ راست مد امانت "حج فنڈ" خدام الاحمدیہ موصول جمع کرنے کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

احباب اپنے پورے پتہ سے دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں تاکہ آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی ربوہ میں تشریف آوری

احباب ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۵ دسمبر آج شام کو ہمارے مکرم و محترم مجاہد بھائی جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اٹھارہ سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے بعد بخیر و عافیت ربوہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر احباب بڑی کثرت کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بلکہ بہت سے دوست تو خیر مقدم کے لئے لائل پور بھی تشریف لے گئے تھے۔ جونہی گاڑی سٹیشن پر پہنچی۔ اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ مجاہد انڈونیشیا زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی اور احباب بڑی بے تابی کے ساتھ مکرم شاہ صاحب سے مصافحہ کرنے اور ہار پہنانے کے لئے آگے بڑھنے لگے۔۔ ہم شاہ صاحب محترم کی کامیاب واپسی پر ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہاں آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اور بیش از بیش مزید خدماتِ اسلام کا موقعہ عطا فرمائے۔ (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

مبلغ گولڈ کوسٹ کی جامعۃ المبشرین میں تقریر

(مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی)

مورخہ یکم دسمبر کو صبح ساڑھے سات بجے جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل تحریک جدید کی زیر صدارت جامعۃ المبشرین میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ گولڈ کوسٹ نے "Islam in West Africa" کے موضوع پر انگریزی میں نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔

آپ نے مغربی افریقہ کے جغرافیائی، تمدنی اور اقتصادی حالات بتلانے کے بعد مغربی افریقہ میں اسلام کے آنے اور اس کے جلد جلد پھیلنے کی وجوہ کا تفصیل سے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام گیارھویں صدی میں عرب اور بربری مسلمان قبائل کے ذریعہ سے مغربی افریقہ میں پھیلا۔

تاریخ احمدیت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کو جس قدر جلد ترقی مغربی افریقہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کی مثال تاریخ احمدیت میں نہیں مل سکتی۔ اور اس وقت وہاں کی جماعت ایک مضبوط اور خود کفیل جماعت ہے۔ صرف گولڈ کوسٹ میں احمدیوں کی تعداد ساڑھے بائیس ہزار سے متجاوز ہے اور وہاں کا سالانہ بجٹ دو لاکھ کے قریب ہے۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے۔ وہاں پر بارہ ابتدائی سکول ہیں۔ اور حال ہی میں وہاں ایک سیکنڈری سکول کھولا گیا ہے۔ جس میں سینئر کیمبرج تک تعلیم دی جاتی ہے۔

موجودہ تبلیغی رفتار کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمیں کسی قدر مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ عیسائیوں نے اسلام کا مقابلہ زیادہ شدت سے شروع کر دیا ہے۔ پھر بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ کشتیٔ احمدیت کو ہر قسم کے طوفانوں سے بچا کر منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ جس کے لئے ہمیں دعاؤں پر زور دینا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے تمام احباب سے درخواستِ دعا کی۔ کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو مزید ترقیات عنایت فرماوے۔ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے اختتام پر جامعۃ المبشرین کے چند اساتذہ اور طلباء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں جامعۃ المبشرین کی طرف سے معزز مہمانوں کو چائے پر مدعو کیا گیا۔ (محمد طفیل منیر)

مستورات کے لئے ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر آنے والی ہر عورت اپنے ساتھ ایک رکابی ایک گلاس اور لوٹا ضرور ساتھ لائے۔ نیز آتے ہوئے اپنے مردوں کا سامان الگ باندھیں اور اپنا الگ سوائے اس کے کہ جن مستورات نے اپنے انتظام کے ماتحت کسی رشتہ دار کے ہاں ٹھہرنا ہو۔

عام طور پر مستورات سارا سامان اکٹھا لے آتی ہیں۔ مرد بار بار آکر ضروریات کی چیزیں مانگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کارکنات کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سال مستورات کے ٹھہرنے کا دو جگہ انتظام کیا گیا ہے (۱) نصرت گرلز سکول (۲) دفتر لجنہ مرکزیہ نصرت گرلز سکول میں ضلع لائلپور اور ضلع شیخوپورہ کے مہمان ٹھہریں گے۔ اور باقی سب ضلعوں کے دفتر لجنہ اماء اللہ میں۔ آنیوالی مستورات نوٹ کر لیں۔ (ناظم جلسہ سالانہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ہاکی ٹیم کی ضلع بھر میں کامیابی

ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں جو ۱۲ تا ۱۶ دسمبر جھنگ میں منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ہاکی ٹیم نے فتحیاب ہو کر ڈسٹرکٹ ہاکی کپ حاصل کیا۔ آخری مقابلہ میں ہماری ٹیم نے اسلامیہ ہائی سکول کی ٹیم کو جو سالہا سال سے چیمپئن رہی تھی۔ چار گولوں پر شکست دی۔ اور نہایت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا نیز سکولوں کے تمام کھلاڑیوں میں سے مرزا ادریس احمد کا کھیل سب سے بہتر قرار پایا۔ ایتھلیٹکز میں ہماری ٹیم دوسرے نمبر پر رہی۔ اور پانچ طلباء نے امتیاز حاصل کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے مقابلے میں جس میں کم و بیش پچیس طلباء نے شرکت کی ہمارا ایک طالب علم مبشر احمد سوم قرار دیا گیا۔ الحمد للہ کہ ہاکی ٹیم کی شاندار کامیابی اور دیگر انفرادی امتیازات کی وجہ سے سکول کی شہرت میں اضافہ ہوا۔ اساتذہ منتظمین طلباء کی عام اخلاقی حالت سے متاثر ہوئے۔ (نامہ نگار)

فوری ضرورت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک اہم ضرورت کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات و رسائل کے فائلوں کی فوری ضرورت ہے جن احباب کے پاس ان اخبارات و رسائل کے فائل موجود ہوں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ یہ لٹریچر جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہوئے ساتھ لیتے آئیں اور خلافت لائبریری میں دیکھ مندرجہ ذیل ماجود ہوں۔

(۱) آزاد ۱۹۴۶ تا ۱۹۵۰ء (۲) احسان ۱۹۴۷ تا ۱۹۵۳ء (۳) مغربی پاکستان ستمبر ۱۹۵۲ء تک (۴) ترجمان القرآن تقسیم ملک سے پہلے کے تمام فائل (۵) تسنیم ۱۹۵۲-۵۳ء

(انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے تحریر خدمت ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا بورڈنگ ہاؤس کھلا رہے گا۔ احباب جلسہ کے اوقات کے بعد دفتر میں تشریف لاکر اپنے بچوں کا حساب کتاب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ نیز احباب متعلقہ کو چاہیئے کہ بقایاجات صاف کرنے کے علاوہ اپنے بچوں کے حساب میں حسب قاعدہ دو ماہ کا پیشگی خرچ بھی جمع کرا دیں۔ اس کے بغیر ہمارے لئے انتظام چلانا مشکل ہوتا ہے۔ اور پڑھنے والے بچوں کو بھی تعلیم کے دوران میں دقتیں رہتی ہیں۔ احباب ضرور کوشش کر کے جلسہ کے ایام میں اپنی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر ہمیں ممنون احسان فرمائیں میرے دفتر کے انچارج چوہدری اللہ بخش صاحب زراعت ماسٹر ہیں۔ احباب ان سے ملیں۔ میں خود جلسہ سالانہ پر قادیان جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز

(محمد ابراہیم۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس ربوہ)

ضلع ملتان کے خدام کیلئے

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر کو $12\frac{1}{2}$ بجے "لوائے احمدیت" اور "لوائے پاکستان" کی حفاظت کی خوش نصیبی ہمارے ذمہ ہوگی۔ ضلع ملتان کی مجالس قائدین اپنی مجالس کے خدام کو آگاہ کر دیں۔ کہ وہ وقت مقررہ سے قبل لوائے احمدیت کے پاس اکٹھے ہو جائیں

(المعلن:۔ عبداللطیف قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان)

اعلان دار القضاء

سید طفیل محمد صاحب مرحوم آف ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مرزا محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر کو قرضہ دیا ہوا تھا۔ جس میں سے ۲۳۶/ روپے اب وصول ہوئے ہیں۔ اور ابھی ۵۱۲/۱۴/۰ روپے مزید قابل وصول ہے۔ یہ روپیہ مرحوم کی اولاد مرحوم کی اہلیہ یعنی اپنی والدہ کے نام منتقل کرانا چاہتی ہے۔ کہ جوں جوں روپیہ وصول ہو ان کو دلایا جائے۔ لہٰذا اس انتقال پر اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ دن کے اندر اندر قضاء کو اطلاع دے۔ ورنہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

مجالس خدام الاحمدیہ اما لی ہفتے کی مساعی کی رپورٹ فوراً بھجوائیں (معتمد مرکزیہ)

دار الافتاء ربوہ کی طرف سے شائع شدہ رسالہ

اسلام کا دوسرا بڑا رکن "نماز"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی رائے

اس نام سے ایک نہایت ہی مفید رسالہ دار الافتاء ربوہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں نماز جیسے اہم اسلامی فریضہ سے متعلق حقائق و معارف کو پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ مسائل نماز کا مستند ترین مجموعہ ہے۔ اس رسالہ کو پڑھ کر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے تحریر فرمایا۔

"رسالہ بہت اچھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مخلوق کیلئے مفید بنائے احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کی اشاعت میں بکثرت حصہ لیں۔ اور اپنے حلقہ احباب میں کثرت کے ساتھ تقسیم کریں۔ یہ رسالہ دفتر افتاء ربوہ سے آٹھ آنہ فی کاپی کے حساب سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (ملک سیف الرحمن دار الافتاء ربوہ)

جلسہ سالانہ پر نمائش

امید ہے جملہ لجنات اماء اللہ نے اپنی نمائش کو شاندار بنانے کی پوری پوری کوشش کی ہوگی بہتر ہے کہ ایک کارڈ کے ذریعہ آپ مرکز کو بھی اپنی مساعی سے اطلاع دے دیں گی۔ تا جگہ وغیرہ کا اندازہ لگا کر انتظام میں سہولت پیدا ہو سکے۔ (سکرٹری نمائش لجنہ مرکزیہ)

تحقیقاتی عدالت کے سات سوالوں کا جواب

ایک آنہ فی نسخہ کے حساب سے طلب فرمائیے۔ آرڈر بتوں کی چٹیں رقوم کے ساتھ بھیج دی جائیں۔ تو ہم محصولڈاک اپنے پاس سے صرف کر کے پرچے بذریعہ ڈاک پوسٹ کر دیں گے رقوم اور پتے تیس دسمبر ۱۹۵۳ء تک ہمیں موصول ہو جانی چاہیئں۔ بعد میں تعمیل نہیں ہو سکے گی

پتہ:۔ منیجر طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور۔

ربوہ میں نمائشی میچ!

مورخہ ۲۹ دسمبر بروز منگل مرکز میں قیادت خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام فٹ بال کے چند نمائشی میچ کھیلے جائیں گے۔ جس میں مرکزی ٹیم کے علاوہ باہر کی ٹیمیں بھی حصہ لیں گی۔ منتخب ٹیموں کے علاوہ دوسرے کھلاڑیوں کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جو کھلاڑی شرکت کے متمنی ہوں ۲۶ دسمبر تک خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ (قائد خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلیٰ درجہ کا زرخیز اور قیمتی رقبہ فروخت ہو رہا ہے

چک ۲۶۹ رکھ برانچ نزد ڈجکوٹ ضلع لائل پور میں صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی و مقبوضہ نہری رقبہ مربعہ ۱۳ میں سے ایک سو تین کنال جو زرخیز اور بڑی آمد دینے والا ہے قابل فروخت ہے۔ جو اصحاب یہ رقبہ خریدنا چاہیں۔ وہ پہلے موقعہ پر منشی نتھو خان صاحب نمبردار کے ذریعہ یہ رقبہ دیکھ کر اپنی پیشکش بھجوا دیں۔ رقم نقد یکمشت وصول کی جائے گی۔ اخراجات رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوں گے۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ المشتہر خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

ولادت مکرم ملک عبد القادر صاحب چک لالہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے بابو عبد الرحیم صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو دین کیلئے اور دنیا کے لئے بابرکت کرے۔

(محمد شفیع (نوشہروی) دار الرحمت ربوہ)

نفع مند کام جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

(فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال ربوہ)

احرار لیڈروں کو مدّت تک عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی اجازت دے رکھی گئی تھی

جماعت اسلامی کی بعض باتیں حد درجہ غیر آئینی تھیں۔ وہ اشتعال انگیز لٹریچر بھی شائع کرتی رہی ہے

تحقیقاتی عدالت میں انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب میاں انور علی کا بیان!

لاہور ۲۱ دسمبر: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب میاں انور علی نے جو بیان دیا تھا اس کا ایک حصہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد کا حصہ حسب ذیل ہے:

بدھ کے روز جب میاں انور علی پر مسٹر نذیر احمد کی جرح دوبارہ جاری ہوئی تو انہیں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے منگل کے روز بیان کیا تھا کہ انہوں نے ۵ مارچ کی صبح کو وزیر اعلیٰ کو صورت حال کے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد انہیں پوچھا گیا۔ آیا یہ رائے ذہنیت کی تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ یا یہ مصلحت کی بنا پر ظاہر کی گئی تھی۔ میاں انور علی نے جواب دیا۔ کہ یہ جانے میرے خیالات کی نمائندگی کرتی ہے کیونکہ میرا خیال تھا۔ کہ مرکزی حکومت کے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ اپنی پالیسی کے متعلق کچھ اعلان کرے۔ اس صبح میں نے اس قسم کے اعلان کی ضرورت کو اور بھی محسوس کیا۔ کیونکہ میں نے عوام میں بہت جوش دیکھا تھا۔

س: دوسرے لوگوں نے جو وہاں موجود تھے اس تجویز سے کیا اثر لیا؟

ج: میں نے ایس ایس پی کو وزیر اعلیٰ اور وہاں موجود دوسرے وزیروں کے سامنے پیش کیا۔ اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں نواب مظفر علی قزلباش، مسٹر [illegible] جہانیاں، بیگم جی اے خان۔ بیگم تصدق حسین۔ نواب زادہ رشید علی خان اور سابق میئر چوہدری عبدالکریم سمیت متعدد معززین بیٹھے تھے۔ یہ اجلاس کابینہ کا باقاعدہ اجلاس نہیں تھا کیونکہ وزیروں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اندر آ جا رہے تھے۔ میں اس سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ کہ ایس۔ ایس۔ پی کی رائے پر کسی نے کوئی بات نہیں کہی تھی۔

س: کیا اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں کوئی عام اضطراب پھیلا ہوا تھا۔

ج: وہاں موجودہ رہنماؤں میں سے چند ایک گورنمنٹ ہاؤس کے اردلی اور نیچے کے کلرک یقیناً مضطرب تھے۔ باقی صرف پریشان نظر آتے تھے۔

س: کیا آپ نے پانچ کی شام کو گورنمنٹ ہاؤس کے کسی اجلاس میں شرکت کی تھی۔

ج: جی ہاں چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری اور میں گفتگو کے دوران میں کچھ دیر تک وہاں موجود رہے۔

س: اس اجلاس میں کون کون سے مشہور شخص شامل تھے۔ ج: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، میاں افتخار الدین، نواب زادہ مظہر علی ایڈیٹر پاکستان ٹائمز۔ مسٹر حمید نظامی۔ خلیفہ شجاع الدین۔ خان محمود۔ مزدور کارکن مرزا ابراہیم اور مسٹر احمد سعید کرمانی اور متعدد دوسرے۔

س: کیا حکومت نے انہیں امن کے لئے اپیل جاری کرنے کو کہا تھا۔ ج: جی ہاں در حقیقت ہمارے جانے سے پہلے وہاں ایک مسودہ بھی تیار کیا گیا تھا۔ س: کیا آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ رہنما پرانے اختلافات اور رنجشیں دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور شہر میں امن کی بحالی کسی کو مقصود نہیں۔ ج: جی ہاں ایسا ہی تھا۔

س: کیا آپ نے وہ مسودہ دیکھا تھا۔ جو مولانا مودودی نے تیار کیا تھا۔ ج: اجلاس سے باہر آنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا مودودی کو وہاں ٹھہرا لیا گیا تھا۔ اور وہ غالباً گورنر یا کابینہ کے ایما پر کسی مسودے کا کام کر رہے تھے۔ میں نے مسودہ نہیں دیکھا تھا۔

س: کیا آپ کو کسی نے مسودے کے متعلق کچھ بتایا تھا۔ ج: یہ ایک سیاسی معاملہ تھا۔ کسی افسر سے اس معاملے میں مشورہ نہیں کیا گیا تھا۔ نہ ہی کسی کو اعتماد میں لیا گیا تھا

عدالت نے ان سے سوال کیا۔ کہ کیا وہ یہ جانتے ہیں کہ جب مولانا مودودی کو فوجی عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ تو یہ مسودہ بھی پیش کیا گیا تھا یا نہیں۔ گواہ نے جواب دیا مگر وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے

مسٹر نذیر احمد خان نے جو خاص فوجی عدالت میں مولانا مودودی کے وکیل صفائی تھے بتایا کہ انہوں نے مذکورہ فوجی عدالت میں مولانا مودودی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یادداشت جس سے مسودے کو صحیح صورت دی گئی تھی پیش کی تھی۔

عدالت نے مسٹر فضل الٰہی کو ہدایت کی۔ کہ وہ فوجی حکام سے یہ یادداشت حاصل کر کے عدالت میں پیش کریں۔ بیان کیا گیا تھا۔ کہ آخری مسودہ پولیس کے پاس ہے۔ مسٹر محمد حسین سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ یہ مسودہ پیش کریں۔

میاں انور علی سے پوچھا گیا۔ کیا گورنر اور کابینہ سے گفتگو کے بعد ۵ تاریخ کی شام کو کابینہ نے آپ کے نام حکم جاری کیا تھا کہ اب شہر میں امن ہے لہٰذا فائرنگ بند کر دی جائے؟

اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہوئے گواہ نے کہا۔ پبلک لیڈروں سے ملاقات لنچ کے فوراً بعد ہوئی تھی۔ یہ ملاقات شام کو نہیں ہوئی تھی یہ اجلاس لنچ کے بعد شروع ہو کر ڈھائی بجے تک جاری رہا۔ میں اور دوسرے افسر اس اجلاس میں موجود نہ تھے۔ شام کو کابینہ اور سول و فوج کے افسروں کا اجلاس گورنر کے دفتر میں ہوا۔ وہاں جو افسر موجود تھے۔ ان میں مسٹر عالم ملک حبیب احمد چیف سیکرٹری۔ ہوم سیکرٹری جو میں۔ جنرل آفیسر کمانڈنگ۔ بریگیڈیئر حق نواز اور ممکن ہے۔ بعض دوسرے افسر بھی شامل تھے۔ گورنر۔ وزیر اعلیٰ اور باقی تمام وزراء موجود تھے گورنر نے مجھ سے شہر کی صورت حال دریافت کی۔ میں نے مسٹر عالم سے کہا۔ کہ وہ حالات بتائیں۔ مسٹر عالم نے بتایا۔ کہ بد امنی کا آخری واقعہ ڈھائی بجے بعد دوپہر پیش آیا۔ جس کے بعد کوئی بڑا اہم واقعہ نہیں ہوا۔ اس واقعہ کا تعلق پولیس کی ایک گاڑی جلائے جانے سے تھا۔ اس وقت تک احکام یہ تھے۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ طاقت کے ساتھ غیر قانونی اجتماعات منتشر کر دیں لیکن پھر یہ طے پایا کہ ٹیکنیکل خلاف ورزیوں کی بناء پر گولی نہ چلائی جائے۔

س: کیا اجلاس میں فائرنگ روک کر کرنے کے الفاظ بھی کسی نے استعمال کئے؟

ج: غالباً گورنر نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ میاں انور علی نے یہ بتایا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ گورنر نے یہ تجویز کیا تھا۔ کہ اس وقت کی صورت حال کے پیش نظر فائرنگ روک دوک کرنی چاہیئے۔ س: کیا یہ ممکن ہے کہ گورنر اس اجلاس میں موجود نہ ہوں۔ یا اگر موجود ہوں۔ تو یہ تجویز انہوں نے نہ پیش کی ہو؟

ج: میں قطعی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ گورنر موجود تھے اور اس فائرنگ کے معاملہ میں نرمی اختیار کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ ممکن ہے یہ تجویز پیش کرتے وقت ان کے ذہن میں لیڈروں کی یہ شکایت ہو کہ شہر میں بہت زیادہ فائرنگ ہوئی ہے اس وقت ڈپٹی سیکرٹری فنانس مسٹر ریاض الدین احمد تھے۔ انہوں نے بھی ہوم سیکرٹری کو یہ لکھا تھا۔ کہ ایک مقام پر غیر ضروری طور پر گولی چلائی گئی تھی۔

س: دوپہر کے اجلاس میں مولانا مودودی نے کیا کہا تھا؟ ج: انہوں نے ایڈمنسٹریشن پر سخت تنقید کی۔ ۲۸ تاریخ کو احرار لیڈروں کی گرفتاری کی مذمت کی۔ اور کہا فائرنگ کے لئے کوئی جواز موجود نہ تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جو واقعات پیش آ رہے ہیں۔ وہ ایک طرف حکومت اور دوسری طرف عوام کے درمیان خانہ جنگی کے مترادف ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے اس وقت کہیں۔ جب کہ انہیں تقریر کے لئے کہا گیا۔

س: کیا مولانا مودودی کی تقریر سے قبل کسی نے شہر کے عام حالات بھی بتائے تھے؟

ج: میں نے اس لوٹ مار، آتش زنی اور کشت و خون کا ذکر کیا تھا۔ جو اس دن شہر میں ہو

جرح پر میاں انور علی نے کہا۔ مجھے یہ علم نہیں ہے۔ کہ آیا گورنر کے رویہ میں تبدیلی اس گفتگو کا نتیجہ تھی۔ جو انہوں نے مسودے کے متعلق مولانا مودودی سے کی تھی۔

س: کیا کراچی میں ۲۶ تاریخ کے اجلاس میں مارشل لاء کے نفاذ کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا تھا؟

ج: جی نہیں۔ س: اگر مرکزی حکومت واضح طور پر اپنی پالیسی مرتب کر لیتی۔ اور صوبائی حکومت صوبہ میں امن و قانون برقرار رکھنے کے معاملہ میں زیادہ چوکنا ہوتی۔ تو کیا آپ کی رائے میں پولیس صورت حالات سے عہدہ برآ ہو سکتی تھی۔ اور کیا اس صورت میں مارشل لاء کا نفاذ ضروری نہ رہتا؟ ج: صورت حال خواہ کتنی ہی دشوار کیوں نہ ہو۔ اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ بروقت اقدام کیا جائے۔ اس معاملہ میں احرار لیڈروں کو مدت سے عوام کے جذبات بھڑکانے کی اجازت دی گئی۔ اور ان لیڈروں اور دوسرے لوگوں کے ذہنوں میں یہ غلط امیدیں پیدا کی گئیں۔ کہ فیصلے انہی کے حق میں کئے جائیں گے

س: کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء تک مولانا مودودی کے سوا کسی نے بھی شہر میں ہلڑ بازی کے خلاف اپنی آواز بلند نہیں کی تھی؟

ج: یہ درست ہے کہ مولانا مودودی اور ایک دو دوسرے اشخاص غالباً اخبار کے ایڈیٹر نے ایک مشترکہ بیان میں اس انداز کی مذمت کی تھی۔ جس پر مظاہرے جاری تھے۔ لیکن کسی دوسری سیاسی پارٹی یا لیڈر نے ایسا کوئی بیان جاری نہ کیا جس میں اس طریقے کی مذمت کی گئی ہو۔ جس کے مطابق تحریک چلائی جا رہی تھی۔

س: کیا پنجاب کی ملازمت کے زمانہ میں آپ کا تجربہ یہ نہیں تھا کہ جماعت اسلامی کا رجحان ہمیشہ یہی رہا۔ کہ قومی مسائل آئینی طریقوں سے سلجھائے جائیں؟ ج: ان کی بعض باتیں تو حد درجہ غیر آئینی تھیں۔ مثال کے طور پر ۱۹۴۸ء میں مولانا مودودی نے یہ بیان جاری کیا تھا کہ مملکت سے وفاداری کا حلف اٹھانا غیر اسلامی کارروائی ہے۔ اس بیان سے سیکرٹریٹ میں بھی کچھ گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ چنانچہ بعض سرکاری ملازمین نے حلف وفاداری اٹھانے سے انکار کر دیا۔ ۲۔ ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ ملک کی فوجوں میں اس وقت بھرتی ہونا مناسب نہیں۔ جب تک ملک کا موجودہ آئین تبدیل نہیں ہوتا۔ ۳۔ مولانا مودودی نے یہ فتویٰ بھی جاری کیا تھا کہ اگر ہندوستان پاکستان پر حملہ کر دے۔ تو بھی پاکستان کی طرف سے مدافعت کو جہاد کی حیثیت حاصل نہیں ہو گی۔

س: کیا ایسی تحریروں کے باعث مولانا مودودی کے خلاف کوئی اقدام کیا گیا؟

ج: جی نہیں بلکہ سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔

س: کیا آزاد پاکستان پارٹی اور پنجاب مسلم لیگ نے بھی مطالبات کی حمایت کر دی تھی؟

ج: سہروردی نے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد یہ بیان جاری کیا تھا۔ کہ مطالبات تسلیم کر لئے جائیں۔ بہاولپور میں آزاد پاکستان پارٹی کی شاخ نے ایجی ٹیشن جاری رکھنے کے لئے فنڈ بھی دیئے

س: کیا دوسرے لیڈروں یا پارٹیوں کے خلاف بھی کوئی قدم اٹھایا گیا؟ یا آپ نے کسی اقدام کی سفارش کی؟ ج: جی نہیں۔ احرار رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد جماعت اسلامی نے تحریک کی قیادت اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ انہوں نے پمفلٹ اور اشتہار شائع کئے۔ اور پروپیگنڈا کیا۔

س: کیا آپ کسی پمفلٹ کا ذکر کر سکتے ہیں؟

ج: پنجاب میں مولانا مودودی کی گرفتاری کے بعد بھی سندھ اور کراچی میں جماعت اسلامی کی شاخ کے ممبر .... کئی پوسٹر شائع کرتے رہے ہیں جن میں سے بعض اشتعال انگیز تھے۔ یہ پمفلٹ باقی ملک بلکہ پنجاب میں بھی تقسیم ہوئے۔

س: کیا کراچی میں ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟ ج: حکومت پنجاب نے ایک سے زائد دفعہ یہ سفارش کی۔ کہ کراچی سے ایسے لٹریچر کی اشاعت بند کی جائے .... کیا اس لٹریچر کی اشاعت کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

س: زیادہ نقصان کس کا ہوا۔ عامۃ المسلمین کا۔ حکومت کا یا احمدیوں کا؟

ج: میں نے اس بارے میں ایک بیان جاری کر دیا تھا۔ جو سی۔ آئی۔ ڈی کے پاس ہوگا۔ گواہ نے بتایا۔ ۲ مارچ کو جن لوگوں کی گرفتاری کے احکام جاری کئے گئے۔ ان میں مولانا مودودی شامل نہیں تھے۔ نہ جماعت اسلامی کے کسی دوسرے رکن کا نام فہرست میں شامل تھا۔

س: ان کے نام فہرست میں کیوں شامل نہیں کئے گئے؟ ج: کیونکہ ہم مطمئن تھے۔ کہ تحریک احرار نے شروع کی ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں ان کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ یہ فہرست صرف احرار رہنماؤں کے ناموں پر مشتمل تھی۔

س: کیا کسی احرار رہنما کے خلاف فوجی عدالت میں بھی مقدمہ چلایا گیا؟ ج: ان میں اکثر تحریک شروع ہونے سے پہلے ہی گرفتار کر لئے گئے تھے۔

س: کیا آپ نے مولانا مودودی کے خلاف کارروائی کا مشورہ محض اس لئے دیا تھا۔ کہ انہوں نے اور ان کی مجلس شوریٰ نے ۵ مارچ کو ایک بیان جاری کیا تھا؟ ج: جی نہیں۔ یہ دوسری وجوہ میں سے ایک وجہ تھی۔ تاہم یہ درست ہے کہ ۵ مارچ کو مولانا مودودی کے بیان نے نقصان پہنچایا۔ اور اس دن صورت حال سخت کشیدہ تھی۔

س: کیا جماعت اسلامی کے دوسرے لیڈر بھی اسی وقت سارے پنجاب میں ۲۶ مارچ کو گرفتار کئے گئے

ج: جی ہاں۔ سوائے ان کے جو ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کے باعث پہلے ہی گرفتار کر لئے گئے تھے۔

س: آپ نے احرار کے خلاف پہلے تو ۱۹۵۰ء میں پھر ۱۹۵۲ء میں کارروائی کی سفارش کی۔ جب جنوری یا فروری ۱۹۵۳ء میں تحریک شروع ہوئی تھی۔ تو آپ نے اس وقت کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا؟

ج: یہ مسئلہ خود وزیر اعظم کے سامنے تھا۔ جو رہنماؤں سے گفت و شنید کر رہے تھے۔ تاہم میں نے ایک مکتوب مرکزی حکومت کو روانہ کر دیا تھا جس پر میں نے کوئی فیصلہ کرنے پر زور دیا تھا۔ اور رہنمائی کی درخواست کی تھی

س: آپ نے ۲۳ اکتوبر ۵۲ء کی رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ احرار تھک گئے تھے کیا محض اس وجہ سے نہیں تھی۔ کہ مولانا مودودی نے جماعت اسلامی کے منشور میں نواں نکتہ شامل کر لیا تھا؟

ج: مجھے ان دونوں باتوں میں علت و معلول کا کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔

س: کیا مسٹر حمید نظامی احمدی ہیں؟

ج: ہاں میری اطلاع کے مطابق وہ احمدی ہیں۔

س: لاہوری یا قادیانی؟ ج: لاہوری

س: کیا ۴ مارچ ۱۹۵۳ء کی شام کو آپ نے کوئی اعلامیہ جاری کیا تھا۔ کہ فردوس علی شاہ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے؟

ج: میں نے ایسا کوئی اعلامیہ جاری نہیں کیا۔ ریڈیو پاکستان کا نمائندہ وہاں موجود تھا چونکہ فردوس علی شاہ کی لاش کی پیشانی اور سینے پر گولی لگنے جیسے زخم تھے۔ اور ان کا پستول غائب تھا اس لئے ہم سمجھے۔ کہ ان کو انہیں کے پستول سے ہلاک کیا گیا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندوں کو ہماری جانب سے واضح طور پر بیان جاری کرنے کی ہدایت تو

نہیں کی گئی تھی۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ اس نے یہ تاثر لیا ہو۔ کہ فردوس علی شاہ کو چھرے سے نہیں۔ گولی سے ہلاک کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مجلس عمل کی طرف سے مولانا مرتضیٰ احمد میکش نے میاں انور علی پر جرح کی۔ انہوں نے پوچھا اکتوبر ۵۲ء میں احمدی مبلغوں کے منہ کالے کیوں کئے گئے تھے؟ میاں انور علی نے جواب دیا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس علاقے میں احمدیوں کے خلاف جذبات پائے جاتے تھے۔

عدالت نے پوچھا کیا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ احمدی مبلغ ایک غیر احمدی علاقے میں کھلے بندوں اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے گئے تھے؟

گواہ نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔

میاں انور علی نے یہ بھی بتایا کہ اوکاڑہ میں جن دنوں یہ واقعہ ہوا ضلع منٹگمری کا ڈپٹی کمشنر ایک احمدی تھا۔

س: راولپنڈی میں کسی احمدی کے قتل ہونے کا واقعہ سنا ہے یہ احمدی کیوں قتل ہوا؟

ج: فوری سبب تو کچھ اور تھا۔ لیکن اس کے قتل سے اس بات کا واسطہ ضرور تھا کہ وہ احمدی ہے۔

س: جنوری ۱۹۵۱ء میں احمدیوں نے سیالکوٹ میں ایک جلسہ کیا جس کے بعد ہنگامہ ہوا یہ ہنگامہ کس بات کا نتیجہ تھا؟ ج: ان دنوں احمدی تبلیغی جلسے کیا کرتے تھے جنہیں احراری درہم برہم کر دیتے تھے

س: کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس جلسے میں ایک احمدی نے اشتعال انگیز تقریر کی جس سے عامۃ المسلمین میں ناراضگی پھیلی؟ ج: مجھے یاد نہیں۔ آپ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں فروری ۱۹۵۱ء میں چک جھمرہ میں مولوی عصمت اللہ کے لڑکے کو زخمی کیا گیا تھا۔ کیا اس واقعہ کا بھی تحریک سے کوئی تعلق تھا؟

ج: ہاں۔

س: کیا آپ نے اپنے تحریری بیان میں احمدیوں کی کسی اشتعال انگیزی کا ذکر کیا ہے۔

ج: میرا خیال ہے میں نے یہ بیان کیا ہے کہ احمدیوں نے بھی بعض جلسے کئے جن سے اشتعال پیدا ہوا؟ سوال کیا آپ کے خیال میں ہر وہ شخص جو احمدیوں یا احمدیت کی مخالفت کرتا ہے مجلس احرار کا رکن ہے۔ جواب نہیں سوال پھر آپ نے اپنے بیان میں مجلس عمل اور ان تمام جماعتوں کی سرگرمیوں کے متعلق کوئی بات کیوں نہیں لکھی جنہوں نے مجلس عمل کی تنظیم کی تھی۔ جواب سی آئی۔ ڈی کے ریکارڈ سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ مجلس عمل کے کتنے ارکان جو احراری نہیں مجلس عمل کے اجلاسوں میں شریک نہیں (باقی ......)

ضروری اطلاع

المصلح کا دفتر صرف ایام جلسہ سالانہ میں بمقام ربوہ کھولا جا رہا ہے تاکہ خریداران اس موقع پر ادائیگی چندہ و حساب فہمی بہ آسانی کر سکیں۔ احباب سے التماس ہے کہ اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ نئے خریدار مہیا فرما کر اشاعت کا ثواب حاصل کریں۔

مذکورہ بالا مصروفیت کے باعث ۲۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کو اس سال کا آخری پرچہ شائع ہوگا۔ اور جلد نمبر ۶ پرچہ نمبر ۲۲۲ پر اختتام پذیر ہوگا۔ انشاء اللہ

اس کے بعد یکم صلح ۱۳۳۳ (مطابق یکم جنوری ۱۹۵۴ء) کو انشاء اللہ جلد نمبر ۷ کا پہلا پرچہ شائع ہوگا۔ قارئین کرام کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ کے قریب المصلح کا دفتر کھلا رہے گا۔ جہاں سے تبصرہ والا پرچہ۔ اور دیگر خاص نمبر قیمتاً مل سکیں گے۔ تبصرہ کی قیمت ۶ ر فی کاپی ہوگی۔ احباب کرام کے لئے محصول ڈاک کی بچت کرنے کا خاص موقعہ ہے۔

تقسیم کی غرض سے خریدنے والے احباب کو خاص کمیشن دیا جائے گا

۱۰۰ پرچے کے خریدار کو	۱۲ ½ فی صدی
۲۰۰ 〃 〃 〃 〃	۱۵ 〃 〃
۳۰۰ 〃 〃 〃 〃	۲۰ 〃 〃
۵۰۰ 〃 〃 〃 〃	۲۵ 〃 〃
۱۰۰۰ 〃 〃 〃 〃	۳۰ 〃 〃

جنرل مینیجر "المصلح کراچی"

بقیہ صفحہ ۷

ہوئے تھے۔ سوال۔ آپ نے اپنے تحریری بیان میں مجلس عمل کی تشکیل کا بھی ذکر نہیں کیا؟ جواب۔ تمام تر عرصہ احرار ہی تار ہلا رہے تھے۔ سوال۔ کیا جون اور جولائی ۵۲ء میں احمدیوں کے خلاف جلسے جلوس عام بات تھی؟ جواب۔ ہاں احمدیوں کے خلاف احرار نے تحریک کی تنظیم کی۔ سوال۔ یہ جلسے جلوس یکدم کیسے شروع ہو گئے؟ جواب۔ اسی لئے کہ اپریل یا مئی ۵۲ء میں احرار نے احمدیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سوال۔ کیا یہ اطمینانی احمدیوں کے اس جلسہ کے باعث نہ تھی۔ جو مئی ۵۲ء میں کراچی میں ہوا؟ جواب۔ وہ جلسہ محدود معاون اسباب میں سے تھا۔ سوال۔ آپ نے اپنے تحریری بیان میں اس جلسہ کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ جواب۔ اس لئے کہ میں نے یہ بیان کوئٹہ میں لکھا اور پنجاب روانہ ہونے سے قبل مجھے حسب خواہش پورا بیان قلمبند کرنے کی مہلت نہ ملی۔ سوال۔ کیا آپ خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟ جواب۔ نہیں۔ سوال۔ کیا فسادات کے دوران میں آپ تک یہ شکایت پہنچی تھی کہ احمدی ایک جیپ پر سے لوگوں پر گولی چلا رہے تھے؟ جواب۔ ہاں۔ میں نے ایسی ایک شکایت سنی تھی۔ ہم نے پوری تحقیقات کی لیکن الزام کا ثبوت نہیں مل سکا۔ سوال۔ کیا پولیس کے چھوٹے افسر گولی چلانے کا حکم دے سکتے ہیں؟ جواب۔ ہاں

لیکن صرف اپنی مدافعت کی غرض سے۔ سوال۔ ۵ مارچ کو آپ نے حکم دیا تھا کہ صرف سپرنٹنڈنٹ پولیس یا اس سے بھی بڑے درجے کے پولیس افسر گولی چلانے کا حکم دے سکتے ہیں۔ کیا یہ حکم اس اندیشہ پر مبنی تھا۔ کہ کہیں پولیس کے چھوٹے عہدہ دار بلا وجہ گولی چلانے کا حکم نہ دے دیں؟ جواب۔ میں نے یہ حکم ایک تو اس لئے دیا تھا۔ کہ فائرنگ جب کبھی ضروری ہو محدود ہو دوسرے اس لئے کہ یہ نتیجہ خیز بھی ثابت ہو۔

س:۔ مسٹر ڈلیس۔ این عالم۔ اور مسٹر حبیب اللہ کی کمان میں پولیس کے گشت کرنے والے دستوں نے کس قدر گشت کی؟ ج:۔ دو ممبر نے علاقوں کے علاوہ مال روڈ اور میکلوڈ روڈ پر گشت کرتے رہے

س:۔ کیا انہوں نے کہیں فائرنگ کی؟

ج:۔ ہاں ان میں سے ہر ایک کے پاس اس فائرنگ کا ریکارڈ ہوگا۔ س:۔ یہ گشتی دستے ڈیوٹی پر کتنا عرصہ رہے؟ ج:۔ کوئی گھنٹہ دو گھنٹے۔

س:۔ آگ لگانے اور حملے کرنے کے واقعات کی تفتیش ہوئی؟ ج:۔ ہاں اور بعض واقعات تو عدالت میں بھی لے جائے گئے۔

س:۔ کیا مجلس عمل کے کسی رکن نے احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ کی تلقین کی؟ ج:۔ مجھے معلوم نہیں۔

س:۔ کیا چودھری نذیر احمد سپرنٹنڈنٹ پولیس جنہوں نے رپورٹ مرتب کی ہے احمدی ہیں؟

ج:۔ وہ احمدی نہیں۔ یہ الزام ان پر ماسٹر تاج الدین نے لگایا تھا۔ لیکن بعد میں انہیں چودھری نذیر احمد سے معافی مانگنی پڑی۔

س:۔ کیا احمدیوں کی سرگرمیوں کے متعلق آپ کو کوئی ہفتہ وار رپورٹ ملتی رہی؟ ج:۔ ہاں مجھے تمام فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے متعلق باقاعدہ رپورٹیں ملتی تھیں۔ س:۔ آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ احرار کے وہ مبینہ خط جو پولیس نے پکڑے احرار ہی کے لکھے ہوئے تھے؟ یہ خط احمدیوں کے لکھے ہوئے بھی ہو سکتے تھے؟ ج:۔ تفتیش کے دوران میں جو معلومات ہم تک پہنچی ہیں۔ ہم ان کی پڑتال بھی کرتے ہیں۔

اس مرحلے پر عدالت نے گواہ سے پوچھا کیا مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کبھی مجلس عمل کے رکن رہے ہیں۔ گواہ نے کہا۔ معلوم نہیں۔ لیکن ان کا ممبری نوٹیفکیشن سی۔ آئی۔ ڈی کے پاس ہوگا۔

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نے میاں انور علی پر جرح جاری رکھتے ہوئے پوچھا۔ کیا ۲۱ فروری کو لاہور میں وزیر اعظم کی آمد پر تعلیم الاسلام کالج سے جو ایک احمدی ادارہ ہے۔ اینٹیں پھینکی گئیں؟ میاں انور علی نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ایک غیر احمدی زخمی ہوا تھا۔ انہوں نے کہا۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس واقعہ میں عوام نے کالج کا پھاٹک توڑ ڈالا تھا۔

س:۔ کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ مولانا ابو الحسنات اور ماسٹر تاج الدین نے تعلیم الاسلام کالج کے واقعہ سے تعلق رکھنے والے اشخاص کا پتہ دریافت کرنے کے لئے سید مظفر علی شمسی کو بھیجا تھا؟

ج:۔ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں

س:۔ کیا ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء کو نسبت روڈ پر احرار کے ایک جلسے پر احمدیوں نے اینٹیں پھینکی تھیں؟ ج:۔ واقعہ صحیح ہے۔ لیکن مجھے تاریخ کا یقینی علم نہیں

میاں انور علی نے کہا۔ یہ درست ہے کہ احمدیوں نے حاضرین کو جو اینٹیں پڑنے کی وجہ سے بگڑ بیٹھے تھے۔ بڑی کامیابی سے قابو میں رکھا

س:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس سلسلہ میں جو دو احمدی گرفتار ہوئے تھے۔ انہیں بعد میں اس بنا پر رہا کر دیا گیا۔ کہ وہ پاگل ہیں؟

ج:۔ میرے خیال تو نہیں کہ یہ بات صحیح ہو۔

س:۔ کیا گوالمنڈی کے واقعہ سے جس اے۔ ایس آئی عبد الکریم کا تعلق ہے۔ وہ احمدی ہیں؟

ج:۔ مجھے معلوم نہیں۔ س:۔ کیا آپ احمدی ہیں؟

ج:۔ نہیں

اس کے بعد مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خاں نے میاں انور علی پر جرح کی۔

میاں انور علی نے کہا۔ کہ عقیدہ ختم نبوت احرار و مجلس عمل اور احمدیوں کے درمیان ایک مذہبی نزاع تھا۔ س:۔ آپ نے اپنے بیان میں ۱۹۵۱ء کے نوٹ کا ذکر کیا ہے۔ حکومت نے اس نوٹ پر کیا کارروائی کی تھی؟ ج:۔ میرا خیال ہے کہ خود گورنر یا چیف سیکرٹری نے احرار لیڈروں کے نام ایک تنبیہ جاری کی تھی۔ میرا خیال ہے کہ گورنر نے بھی بعض احرار لیڈروں کو بلا کر ان سے بات کی تھی

س:۔ کیا آپ نے ہز ایکسیلینسی یا آنریبل مشیر قانون سے اس نوٹ کے متعلق کوئی تبادلہ خیال کیا تھا؟ ج:۔ ہز ایکسیلینسی سے میں نے کچھ تبادلہ خیال کیا تھا لیکن آنریبل مشیر قانون سے نہیں۔

س:۔ احرار کو غیر قانونی قرار دینے کے سلسلہ میں آپ کی تجویز اس لئے نہیں منظور کی گئی تھی۔ کہ یہ ایک کل پاکستان سوال تھا؟

ج:۔ اس وقت تک تحریک نے شدت اختیار نہیں کی تھی۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ پنجاب کے خاص مسئلے کی حیثیت رکھتا تھا۔

س:۔ کیا تنہا حکومت پنجاب احرار کو ایک غیر قانونی جماعت قرار دے سکتی تھی؟

ج:۔ جی ہاں ضابطہ فوجداری (ترمیمی) ایکٹ کے تحت (نا تمام) (باقی)

دہلی کے گلی کوچوں میں پاکستان کے خلاف نعرے

نئی دہلی ۱۲ دسمبر پاکستان اور امریکہ کے مفروضہ فوجی معاہدے کے خلاف ہندوستانی عوام کو بھڑکانے کی غرض سے کل دہلی اسٹیٹ کانگرس کے زیر اہتمام یہاں ایک جلوس نکالا گیا جو ہندوستان کی برسر اقتدار جماعت کانگرس کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکلر پر عمل کرتے ہوئے۔ ترتیب دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ یہ جلوس گاندھی گراؤنڈ میں جا کر ختم ہوا۔ جہاں پاکستان اور امریکہ کے خلاف تقریریں کی گئیں۔ اہل جلوس نے جو نعرے لگائے۔ جلسہ میں جو تقاریر ہوئیں۔ اور جس قسم کے طعنوں کی نمائش کی گئی ان کا لب لباب یہ تھا۔ کہ بھارت کے عوام کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے غیر جانبدار رہنے کی جو پالیسی اختیار کی ہے ایشیا کے لئے اس سے بہتر پالیسی نہیں ہو سکتی اور پاکستان اور امریکہ کے مبینہ فوجی معاہدے سے صرف بھارت ہی نہیں بلکہ پورے ایشیا کے امن و سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ جلوس میں پنڈت نہرو بھارتی وزیر اعظم کی بڑی بڑی تصویروں کی نمائش کی گئی۔